

نورافشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عیہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۴۹ جلد ۹ | لودیانہ ۸ر دسمبر ۱۸۸۱ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

امیر کابل شہر کابل میں داخل ہوگئے ہیں = دیر کے خان نے باجوڑ میں سخت لوٹ مچا رکھی ہے = اخوند سوات کے بیٹے حکومت کے واسطے خون بہا رہے ہیں = الہ آباد میں آب رسانی کا اجرا موقوف کیا گیا = لندن میں منظور ہوگیا ہے کہ توپخانہ جات ہند کی تعداد بجائے ۸۸ کے ۷۷ کیجائے = یکم دسمبر سے راجپوتانہ ریلوے کا کل انتظام گورنمنٹ ہند کے اہتمام میں ہوگیا = جیل خانہ کلکتہ میں سے بھاری میعاد کے تین قیدی مفرور ہوگئے = شادی ہائے بیوگان کی آج کل ماردھاڑ ہے = سلطان روم ہٹ کرتے ہیں کہ یونان اپنا ڈاکخانہ قسطنطنیہ سے اٹھائے = روسیوں کی مداخلت سے تنگ ہوکر گورنمنٹ چین اب انگریزی گورنمنٹ سے دوستی کی درخواست کرتی ہے = پریزیڈنٹ گارفیلڈ مرحوم کے معالج ڈاکٹروں کو دو لاکھ روپئے دئے گئے = ایرلنڈ کا فساد جیونکا تیوں پرجوش ہے = امریکہ میں عورتوں کی آبادی نسبت مردوں کے تین گنی زیادہ ہے = کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں اس سال ۲۹۳۸ امیدوار شریک ہوئے اور ایف۔ اے میں ۹۶۸ = حال میں سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ کوئی شخص ٹرکی کی عملداری اور ماتحت ملکوں میں غلاموں کی تجارت نہ کرنے پاوے = لفٹنٹ گورنر بنگال دورہ کر رہے ہیں = لاہور کا تالاب نیلام ہوگا = سکاٹ لنڈ میں ایک ٹاٹ کی کشتی ایجاد ہوئی ہے = کوہاٹ میں آب رسانی کا کام جاری ہونے والا ہے = مقام سکھر دریائے سندھ پر جو پل تعمیر ہوگا اسکی منظوری آگئی ہے = سلطان روم نے طرابلی سے اپنی فوج واپس بلالی۔ جلال آباد کا حاکم اپنے مخالفوں کی سرکوبی میں مصروف ہے = قندھار کے باشندے امیر کی حکومت سے خوش ہیں = چین نے روس کو لکھا ہے کہ اپنی سرحد پر دو نئے پل لگا دو = کاشغر سے امسال اشیاء تجارت بکثرت آنیوالی ہیں = شاہ ایران نے اپنی فوج میں روسی قواعد کا عمل درآمد شروع کردیا ہے = زار روس پر حال میں ایک حملہ ہوا مگر زار بچ گیا اور مجرم گرفتار ہوگیا = ایرلنڈ میں مفسد برابر گرفتار ہوتے جاتے ہیں = پارلیمنٹ کا اجلاس ۷ر فروری ۱۸۸۲ء کو ہوگا = جاپان اور چین میں فن جہازرانی کی بڑی ترقی ہو رہی ہے = امریکہ کی آمدنی سال گذشتہ میں ۷ کروڑ ۲۱ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کی ہوئی ہے = حضور ویسرائے ہند ۲ر دسمبر کو روانۂ کلکتہ ہوئے = راولپنڈی اور کوہ مری کے درمیان ریل جاری ہوگی = تمام پنجاب میں بارش کی ضرورت ہے صحت عمدہ ہے = کابل سے جو مسافر آئے ہیں انکا بیان ہے کہ امیر کابل رعایا پر سخت ظلم کر رہا ہے = کراچی میں جو فوج مقیم ہے اس میں تپ کا بہت زور و شور ہو رہا ہے = پشاور سے ہفتہ گذشتہ میں رائل رجمنٹ کی آٹھ بندوقیں چور لے بھاگے = مسٹر گارفیلڈ صاحب پریسیڈنٹ امریکہ کی یادگار میں ۷ لاکھ روپیہ چندہ کا جمع ہوچکا ہے = سلطنت روم قرضہ کے بارے نہایت ہی دبی جاتی ہے = میسور سے ابھی قحط دفع نہیں ہوا ہے +

نورافشاں

—— اخبار عام مطبوعہ ۳۰ دسمبر ۱۸۸۲ء کے ہمراہ ایک ضمیمہ خاص طور اور خاص مطلب کیواسطے شایع ہوا ہے اور ۳۰ نومبر کے پرچہ میں کہا گیا تھا کہ ایک ضمیمہ جلد شایع ہوا کریگا۔ اگرچہ ہمکو اخباروں کے دنیاوی جھگڑوں میں پڑکر کسی کی طرفداری کرنا منظور نہیں ہی۔ مگر صرف اسقدر کہنا چاہتے ہیں کہ گالی گلوچ کسی جگہہ درست نہیں ہوسکتی ہی اور خاصکر اخبار عام میں ایسی ناشایستہ باتیں لکھنا تہذیب سے بہت دور ہیں کیونکہ ہر کھڑے ہوکر کسی کا نقصان کرنا ہمکو پسند نہیں آتا اور جو کوئی ایسی میلی دھوئی کنوئے میں نچوڑے تو اُس کنوئے کا پانی تمام کیواسطے نفرت کے قابل تصور کیا جائیگا۔ لیکن جسوقت وہی آدمی کنوئے مذکور سے پیالہ بھر کر ہمیں پلانا چاہے تو برداشت سے باہر ہی۔ یقین ہی کہ خریداران اخبارات ناشایستہ باتوں سے خوش نہیں ہوتے ہیں پس انکے روپیہ سے گندی باتونکا شایع کرنا ہر طرح سے نامناسب ہی ہمکو امید ہی کہ آئندہ ضمیمہ پہلے ضمیمہ کے نمونہ پر شایع نہ ہوگا +

—— اخبار سیول اینڈ ملیٹری گزٹ مطبوعہ ۷ دسمبر میں لکھا گیا ہی کہ امیر کابل قندہار سے شہر کابل میں جلد آنیوالے ہیں۔ کہتے ہیں کہ امیر صاحب نے شیر علیخان قندھاری اور عزیز اللہ خان و دیگر خانان کے ساتھ سختی سے پیش آئے ہیں۔ چنانچہ انکو قید کیا گیا اور اُنکے تمام مال و اسباب کو ضبط کر لیا ہی۔ گھر انکو مسمار کر دیا ہی اور یقین ہی کہ اُن قیدیوں کو قتل کیا جائیگا۔ اور میر بچہ کا سالا مسمی میر عرب شاہ جو کہ میر بچہ کے پاس جانیوالا تھا گرفتار ہوگیا ہی اور وہ جلال آباد کے قلعہ میں بھیجا گیا چنانچہ عبدالرسول خان نے اُسکو اب کابل میں بھیجدیا ہی وہ کابل کے جیلخانہ میں تاحکم آخیر قید رہیگا۔ میر بچہ مقام سیراہ میں پناہ گیر ہی۔ علاقہ لغمان میں گورنر جلال آباد عودخیل کے رہزنوں کو دبا رہا ہی اور دوگانوں کے باشندونکو پراگندہ کر دیا ہی محمد عزیز خان وثیر اقید ہوکر کابل میں بھیجدیا گیا ہی +

ان واقعات سے ظاہر ہوتا ہی کہ امیر کابل اپنے علاقوں میں قانونی کارروائی کو جاری کر رہے ہیں۔ اور اُمید ہی کہ کچھ عرصہ بعد یہہ کارروائی کامیاب ہوگی۔ ہاں ہر ایک کام سختی کے ساتھ کیا جائیگا اسلئے کہ افغانستان میں دوسری کارروائی کچھ اثر نہیں رکھتی ہی کیونکہ تازی اشارے سے اور گدھا لاٹھی سے چلتا ہی +

—— صاحب اخبار عام نے ہمارے ایک مضمون کو اُلٹا سمجھکر اس فقرہ کو کہ بنا خون بہائے گناہ معاف نہیں ہوتا اسے یہہ نتیجہ نکالا ہی کہ جبتک آدمی خون نہ بہائے تو گناہ کی معافی حاصل نہیں کر سکتا ہی۔ ایڈیٹر صاحب نے ہمارے مضمون کو شاید ایک ہی آنکھ سے دیکھا ہوگا کیونکہ ہم نے مسیحی عقیدے کو درباب قربانی صاف ظاہر کیا تھا اور اُس سے صرف یہی نتیجہ نکل سکتا ہی کہ جبتک قربانی کا خون نہ بہایا جاوے گناہ کی معافی حاصل نہیں ہوتی اور اُس عقیدے کو دنیا کے اور اقوام کے دستورات قربانی اور خاص آریہ لوگوں کا جگ کرنے سے اثبات کو تصدیق کیا۔ التماس ہی کہ ایڈیٹر صاحب اپنی دوسری آنکھ سے بھی مضمون مذکورہ بالا کو ملاحظہ فرماویں مگر پہلی آنکھ کو بند نکریں +

—— امریکہ سے ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میں امریکہ کے وحشی لوگوں کی ایک محفل میں بیٹھا تھا اُسوقت ایک آدمی شراب کا ایک پیپہ بھرے ہوئے اپنی گاڑی میں رکھکر لایا۔ وحشیوں میں سے ایک نے مجھسے سوال کیا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ اُس پیپہ میں کیا چیز ہی میں نے جواب دیا کہ اسمیں شراب ہوگی۔ جواب ملا کہ نہیں۔ اُس پیپہ میں ایک ہزار راگ اور پچاس جنگ ہیں۔ وحشی مذکور کا قول دوسرے قول سے ملتا ہی کہ شراب کے پیالہ میں شیطان ہی۔ مگر جیسا کہ یقین ہی کہ وحشی نے اُسی پیپہ سے شراب پیلی اور راگ اور لڑائی میں شریک ہوا ویسا ہی اکثر شرابی و افیونی و بھنگی و پوستی اپنے ظالم کی ہجو کرتے ہوئے اُسکی تابعداری بھی کرتے ہیں۔ اسطرح اکثر جھوٹھ بولنا دغا و فریب دینا اور زناکاری کرنا بُرا جانتے جبکہ ہلاکی یا نیکا وسیلہ پیش آتا ہی تو بھی اپنے گناہوں کو نہیں چھوڑتے اور نہ چھوڑا جاتے ہیں۔ حقیقت یہہ ہی کہ دل گناہ کیطرف قایل ہوتا ہی اور جیسا کہ ہر ایک چیز زمین کی کشش کے سبب سے جب چھوڑی جاوے تو زمین کیطرف گرتی ہی ویسا ہی گناہ کی کشش سے انسان کا دل جب اپنی مرضی پر چلنے پاتا ہی گناہ کی طرف مایل ہوتا ہی۔ پولوس رسول مسیحیوں کی حالت کو پیش کرکے فرماتے ہیں کہ مسیح کی محبت ہمکو کھینچتی ہی۔ مبارک وہ شخص جو کہ محبت کی کشش سے گناہ کی کشش پر غالب آتا ہی۔ تب وہ نہ صرف بُرے نیوں کو پہچانیگا بلکہ وہ باز بھی آئیگا +

—— صاحب پلیس کمشنر کیطرف سے خبر آئی ہی کہ ۱۰ نومبر کو امیر نے بمقام قندھار مسجد حضرت جی میں شہر کے تمام سوداگروں کو مع گردنواحی سوداگروں کے جمع کیا اور سب کے ساتھ مہربانی سے امیر صاحب پیش آئے اور بیان کیا کہ جو کچھ تمہاری طرف سے بے اعتدالیاں ہوئیں میں سب معاف کرتا ہوں اب تمکو مناسب ہی کہ آئندہ کو ہرگز ایسے کام نکرو۔ ۲۰ نومبر کو کابل کیطرف امیر صاحب روانہ ہوگئے

بقیہ تم مسیح کے حق میں کیا گمان کرتے ہو

چوتھا باب

اِس بیان میں کہ مسیح کی بابت رسولوں نے کیا گمان کیا

انجیل کے ناظرینوں نے بالضرور دیکھا ہوگا کہ بارہ رسولوں میں سے تین تھے یعنے پطرس یعقوب اور یوحنا جن پر خداوند عیسیٰ نے خاص طور سے محبت ظاہر کی اور جن کو اُسنے بنسبت اوروں کے اپنی رفاقت میں زیادہ رکھا۔ کئی ایک نہایت ہی سنجیدہ ماجرے جو اُسکی زندگی میں ہوئے یہہ خاص گواہ ہیں۔ ہم سُن چکے جو ایک اِن تینوں میں سے (یعنے یوحنا) اپنے خداوند کی بابت خیال کرتا اور تعلیم دیتا تھا۔ اب ہم ایک اور کی گواہی سنیں۔ ایک موقع پر جب عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ قیصریہ فلپی کے ملک میں جا رہا تھا اُس نے اُن سے ایک بھاری سوال کیا اور یوں پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں جو ابن آدم ہوں کون ہوں شاگردوں نے جواب میں مختلف افواہ اور خیالات کا ذکر کیا جو اُسوقت زبان زد عوام تھے۔ اِس پر عیسیٰ نے اُن سے ایک اور سنجیدہ سوال کیا اور پوچھا کہ لیکن تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں۔ پطرس نے سب کیطرف سے جواب دہ ہوکر کہا تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے۔ متی ۱۶ باب ۱۶ آیت +

یہہ تمام آیات اِس مقدمے کے ثبوت میں بڑی قدر رکھتی ہیں۔ ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ دوسرے باب میں اِس ہی کا بیان تفصیل کریں فی الحال ہم اِس لئے پطرس کا جواب پیش کرتے ہیں کہ اِس سے اُسکا اور دوسرے رسولوں کا یقین مسیح کی بابت ظاہر ہوتا ہے۔ اِس موقع پر شاید کوئی یہہ کہے کہ بیشک پطرس نے اقرار کیا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اِسکا کوئی انکار نہیں کرتا کیونکہ سب خدا کے بیٹے ہیں اور البتہ وہ بھی خدا کا بیٹا تھا جس طور سے کہ اور آدمی ہیں +

ہمیں یقین ہے کہ ناظرین کو صرف اتنا ضرور ہے کہ آیت مذکورہ کو بغور ملاحظہ کریں تاکہ اُنہیں یقین ہو جائے کہ لفظ خدا کے بیٹے سے پطرس کا اِس سے زیادہ مطلب تھا۔ شاگردوں نے بیان کیا تھا کہ اکثر لوگ مسیح کو ایک پُرانی مانتے تھے بعضے اُسکو یرمیا یا الیاس تصور کرتے تھے جن کی نسبت اُن کو بعضی حدیثوں کے سبب سے اُمید تھی کہ دنیا میں پھر آینگے۔ لیکن پطرس کے اقرار سے صاف صاف آشکارا ہوا کہ مسیح اُن مشہور نبیوں سے بزرگ تر ہے۔ لیکن بموجب گمان مذکورہ بالا کے پطرس کے اقرار سے مسیح کی کچھ بزرگی ظاہر نہیں ہوئی صرف اتنا کہا کہ وہ انسان ہو کے خدا کا ایک بیٹا ہے جسطرح کہ ہم سب شاگرد اور دیگر سب انسان بھی ہیں۔ ایسی بیہودہ اور فضول اقرار کرنے کا گمان ایسا باطل ہے کہ بالکل قابل لحاظ نہیں۔ اگر پطرس نے یہہ صرف ایک سچائی پر بیان کیا جس سے کوئی ناواقف نہ تھا تو مسیح کا وہ جواب جو پطرس کو دیا بالکل بے معنے ہوتا ہے کہ جسم اور خون نے تجھ پر یہہ ظاہر نہیں کیا بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے +

پطرس کے اقرار سے صاف آشکار ہے کہ وہ مسیح کے ابن اللہ ہونے کا قایل تھا۔ اُسنے کہا تو مسیح ہے اور زندہ خدا کا بیٹا یعنے باپ کا ہمسر اور ذات میں برابر بیٹا۔ اگر [illegible] اُس بزرگ قدر کو جاننا چاہتا ہے جو یہودیوں نے ابن اللہ کے خطاب کے ساتھ منسوب کی اور جب مسیح ہونے کے دعوے کے ساتھ مستعمل کیا تو چاہئے کہ مسیح کے مقدمے کے حال کی طرف جو یہودیوں کی صدر مجلس میں پیش ہوا رجوع لائے۔ اُس محفل کے میر مجلس سردار کاہن نے اوروں کی گواہی سے اِس جلیل القدر قیدی کو قصوروار ٹھہرانے میں مجبور ہوکر اُسی کے اقرار سے اُسے خطاکار ٹھہرانا چاہا۔ سردار کاہن نے اُسے جواب میں کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تو ہمکو بتلا آیا کہ تو مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ یہی پطرس کا اقرار تھا جو سنجیدہ قسم کی صورت میں مبدل ہوا۔ الزام یہہ تھا کہ وہ اپنے تئیں خدا کا بیٹا بناتا ہے اور اُسکے اقرار کے لئے سردار کاہن نے اُسے قسم دی۔ ناظرین غور کریں کہ اگر اُسپر اِسلئے الزام لگایا گیا کہ وہ اپنے تئیں اِس طور سے خدا کا بیٹا بناتا ہے جسطور کہ سب خدا کے بیٹے ہو سکتے ہیں تو بالکل حماقت ہے کیونکہ اُس حالت میں جرم کہاں ہے اور کونسا قصور ہے۔ اُس کے قاضی بخوبی جانتے تھے کہ اُسکے دعوے میں الہی درجہ ہے اسلئے ہم پڑھتے ہیں کہ عیسیٰ نے نہایت ہی بیدھڑکی سے اُس الزام کی سچائی کو قبول کیا اور اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہا۔ تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا کہ یہہ کفر کہہ چکا ہے اب ہمیں اور گواہوں کی کیا ضرورت۔ اب تم نے آپ اُسکا کفر سنا اب تمہاری کیا صلاح ہے۔ اُنہوں نے جواب میں کہا کہ وہ قتل کے لائق ہے متی ۲۶ باب ۶۳ و ۶۶ آیات۔ کیا اُسنے کفر کہا جب اُسنے یہہ کہا کہ میں اور آدمیوں کی طرح خدا کا ایک بیٹا ہوں۔ کیا یہہ وہ جرم تھا جسکے لئے اُسپر قتل کا فتوی ہوا +

سچ تو یہہ ہے کہ لفظ خدا کے بیٹے سے جو کچھ سردار کاہن [illegible] تھی وہی پطرس کی مراد تھی۔ پس پطرس کا اقرار

خداوند عیسیٰ مسیح کے ابن اللہ ہونے پر اُسکے ایمان کا اقرار تھا۔ اور سادہ دل طالب حق یہہ بھی دیکھیگا کہ دونوں مقام میں عیسیٰ نے اُن معنوں پر مُہر کی کہ اصل مراد اِس عبارت کی یہی ہے +

تیس برس بعد اِس اقرار کے پطرس کے دو خط لکھے گئے۔ جیسا ہم یوحنا رسول کے خطوط کی بابت کہہ چکے ویسا ہی ہم اِن کی بابت کہہ سکتے ہیں یعنے شروع سے آخر تک اُن میں مسیح کی الوہیت کا دعویٰ ہے اور جابجا ایسے الفاظ اُسکی طرف منسوب ہیں کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کی طرف منسوب ہوتے تو کفر ہوتا۔ مثلاً دو یا تین مقاموں میں رسول اِسطرح بیان کرتا ہے کہ جلال اور قدرت عیسیٰ مسیح کے لئے ہمیشہ ہو وے آمین۔ پہلا پطرس ۴ باب ۱۱ آیت۔ دوسرا پطرس ۳ باب ۱۸ آیت۔ ایک اور مقام میں خدا کی پاک روح کے ذکر میں جس کے الہام سے نبیوں نے ایک مدت پیشتر مسیح کی مصیبتوں کی بابت پیش گوئی کی تھی وہ کہتا ہے کہ وہ روح مسیح کی تھی یعنے وہ کہتا ہے کہ مسیح نے اپنی روح سے اپنے مجسم ہونے کے ایک مدت پیشتر اپنی تکلیفوں کی بابت نبیوں کے ذریعہ سے پیش گوئی کی۔ پہلا پطرس پہلا باب ۱۱ آیت +

یہہ جو رسولوں نے اپنے بیانات میں الٰہی صفات اور خطاب عیسیٰ مسیح کی طرف منسوب کئے ہیں ہمارے خیالات کو توما رسول کے عجیب اقرار کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ کم اعتقادی کے باعث یہہ نیک مرد اپنے خداوند کے جی اُٹھنے پر یقین نہ کر سکا۔ چنانچہ اُسنے کہا کہ میں کسی بات کے قایل نہ ہونگا جب تک کہ اپنا ہاتھ اُسکے زخمی پہلو اور اپنی انگلی اُس کے مجروح ہاتھوں میں نہ ڈالوں۔ یہہ عجیب درخواست مقبول ہوئی اور چند روز بعد عیسیٰ پھر اپنے شاگردوں کے درمیان کھڑا ہوا اور توما کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اپنی انگلی پاس لا اور میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا اور اُسے میری پسلی پر رکھ اور بے ایمان مت ہو بلکہ ایمان لا۔ اِس میں شبہ ہے کہ توما نے درحقیقت عیسیٰ کو چھوا یا نہیں۔ گمان غالب ہے کہ اُسنے ایسا نہیں کیا پر ایک امر میں کچھ شبہ نہیں یعنے اُسکا ایمان اپنے خداوند پر دفعتاً قایم ہوگیا اور توما نے جواب میں اُس سے کہا اے میرے خداوند اے میرے خدا۔ یوحنا ۲۰ باب ۲۷ و ۲۸ آیت +

باقی آئندہ

بقیہ مسیحی عقیدہ نمبر ۱۰

خدا باپ قادر کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے

یہہ مطلق سلطنت جسکا بیان صدر میں ہوا فعل خدائے مجسم ہے ہم بتا نہیں سکتے کہ اُسکی الوہیت اور انسانیت میں کس طرح کا علاقہ ہے تو بھی ہم اِس بات کو مانتے ہیں کیونکہ ہماری عقل کہتی ہے کہ اِس قسم کا میل ناممکن نہیں مثلاً جب ہم انسان کی سرشت کو غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ اُسمیں دو مختلف قسم کے جوہر موجود ہیں جسم و روح جو کہ آپسمیں متضاد ہیں تو بھی انسان کے بعض امور میں یہہ دونوں شریک ہوا کرتے ہیں چنانچہ جب ہم لکھتے ہیں یا بولتے ہیں تب اُس کام میں نہ صرف جسم بلکہ ہماری روح بھی شریک ہے لیکن کیونکر دونوں شریک ہوتے یا ملکر کام دیتے ہیں ہماری سمجھ سے باہر ہے اِسطرح ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ کسطرح خداوند یسوع مسیح میں اُلوہیت اور انسانیت پر [illegible] انسانیت اُلوہیت پر ہم جانتے ہیں کہ ہمارے ارادے کاموں میں ہماری روح کی صفات ہمارے جسم میں داخل نہیں ہوتی اور نہ ہمارے جسم کی خواص روح میں چلی جاتی ہیں دونوں اپنے اپنے خواص اور مقام میں جمے رہتے ہیں اور شمولیت ہمارے کاموں میں مدد دیتے ہیں اِسیطرح مسیح کی اُلوہیت کی صفات اُسکی انسانیت کی صفات کے ساتھ مل جل نہیں گئیں نہ اُسکی انسانیت کی صفات اُلوہیت کے ساتھ دونوں اپنی اپنی ذات میں موجود ہوکر اُسکے کاموں میں شریک ہوتے ہیں پاک نوشتوں کے بیان کے مطابق خلقت کا سلطنت کرنے والا کامل انسان اور کامل خدا ہے اُسمیں ابھی تک انسانیت کے سارے خصوصیات موجود ہیں اور وہ پوری طرح ہماری کمزوریوں پر رحم کرتا ہے اُسمیں سارے اُلوہیت کے کمال موجود ہیں اور وہ انسان پر ایسا پیار مہربانی برداشت کے ساتھ نظر کرتا ہے جیسا جبکہ اِس زمین پر تھا اُسکے ہاتھ میں کل اختیار زمین و آسمان کا دیا گیا اور وہ اپنے لوگوں سے قریب ہے یہہ بات نہایت فرحت انگیز اور تسلی بخش ہے۔ یہہ مطلق سلطنت مسیح کو دیگئی ہے نجات دہندہ کی حیثیت میں جو سب سے اوپر سرفراز کیا گیا وہ کلیسیا کا سرفراز۔ اُسکی سرفرازی کا باعث کلیسیا کی بہتری ہے تاکہ اُسکے وسیلہ سے نجات کا تمام کام انجام و اختتام کو پہونچے اور جب یہہ کام ختم ہو جائیگا تب یہہ مطلق سلطنت بھی باپ کے ہاتھ سپرد ہوگی جس سے اُسکو مرحمت ہوئی پاک نوشتوں میں صحیح بیان ہوا ہے کہ ضرور ہے وہ سلطنت کرے جبتک کہ وہ سارے دشمنوں کو اپنی باتوں تلے نہ لاوے اور جب سب کچھ اُسکے تابع میں آویگا تب وہ مطلق بادشاہت کو خدا کے جو باپ ہے سپرد کردیگا اور آپ ہمیشہ کو صرف کلیسیا پر سلطنت کرتا رہیگا +

جہانسے وہ زندوں اور مردوں کا انصاف کرنیکو آویگا

یہہ مسیح کی سرفرازی کا جو تھا آخری درجہ ہو وہ جو پلاطس کی عدالت میں گھسیٹا ہوا اور ملزم کے طور پر کھڑا کیا گیا تھا اور جسپر حاکم نے بے انصافی سے موت کا فتویٰ دیا اور جو بیرحمی اور ٹھٹھہ بازی کے درمیان دو بدکاروں کے ساتھ مصلوب کیا گیا تھا وہ پھر بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آویگا اُسکے حضور میں لوگ ملک ملک اور قوم قوم سے اکٹھے کئے جاوینگے تاکہ اُسکی زبان سے اپنا آخری فتویٰ سنیں اُسوقت مسیح سب خلقت کے سامنے انصاف و عدالت کے مسند پر جلوس فرماویگا یہہ بیان نہایت طویل و دراز دامن ہو ہمیں کم سے کم مندرجہ ذیل حصص مشہود ہیں (۱) کہ مسیح پھر آویگا (۲) کہ اسکا آنا شخصی ظاہر اور جلال کے ساتھ ہوگا (۳) وہ دنیا کا انصاف کرنے آویگا (۴) وہ زندوں اور مردوں کا انصاف کریگا یعنے انکا جو اُسکے ورود کے وقت زندہ ہونگے یا بیشتر مر گئے ہوں گے (۵) انصاف کا قاعدہ خدا کی شریعت ہوگی یعنے وہ شریعت جو انسان کے دلمیں منقش ہو یا خدا کی کلام میں مبین ہو (۶) انصاف کی مسند وہ کام ہونگے جو جسم میں کئے جاتے ہیں۔ (۷) اس عدالت کا فتویٰ آخری ہوگا اُسکے وسیلہ سے انسان کی حالت ہمیشہ کے لئے قایم ہوجاوے گی خواہ وہ خوشی کی حالت ہو خواہ غمی کی فرصت نہیں کہ ان مضامین کی بالفعل شرح کیجاوے مگر زندگی رہی تو انکی کبھی دوسرے وقت تصریح کیجاوے گی اسوقت اسی پر کفایت ہو + فقط

منقولات

روس اور مرو کی گھٹوت

یہہ دیکھئے روس کے ڈیپوٹیشن برابر وہاں جارہے ہیں بلد آپس میں خوب کانا پھوسی ہورہی ہو بلکہ ممکن ہو کہ یہہ ربط و اتحاد کوئی شاخسانہ نکالیں روس نے مرو کے سردار کو خوب گانٹھا ہو اور وہ بھی خاصہ قابو آگیا ہو مگر یہہ یاد رہے کہ روس اُس کا پڑ لگے بغیر نہیں رہنے کا وہ اپنا مطلب خوب گرا نکر نکال رہا ہو اور جسدن کام نکل گیا تو کون بلد میں کون +

روس تو اس فکر میں ہو کہ کسی طرح خیوا اور مرو میں اپنی اعلے درجہ کی حکومت سنبھالے - اور پھر انکے ممالک سے ریل لیجاکر ہرات کے سامنے دمدمہ بنائے اگرچہ یہہ خیالات اُسکے ایک دفعہ غور کرنے سے بتاتے ہیں کہ مشکل ہیں لیکن خیال تو فرمایئے کہ تھوڑے سے عرصہ میں اُسنے سنٹرل ایشیا میں کیسے کارنمایاں کئے ہیں خان مرو اور خان خیوا کو بھی اپنی مٹھی میں لے لیا ہو - اب یہی بات رہ گئی ہو کہ انکے ممالک سے ریل نکالدے یوں خیال کرنا چاہئے کہ کامل درجہ کی دقتونکو روس نے حل کرلیا اب جزوی مشکلات رہی ہیں جنکے حل کرنے میں وہ کمر باندھے ہوئے ہو روس کے اس استقلال اور دلیری کو تو دیکھو کہ فرقہ نہلسٹ کے تشدد کو بھی برابر جھیل رہا ہو مگر اپنی ترقی کی کتر بونت سے بھی غافل نہیں گو نہلسٹ کے شور و غل کو عرصہ ہوگیا اور گورنمنٹ روس ہمہ تن اُسکے دفعیہ میں مصروف ہو مگر اس عرصہ میں بھی جو ترقیاں اُسنے کی ہیں اور کر رہا ہو سب پر ظاہر ہیں +

جب ہم ان ترقیوں کو دیکھیں تو ہمارا فرض ہو کہ ہم بھی اپنی اُنگلوں کو ہرگز نہ روکیں اور ویسے ہی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنا تو ہمکو مناسب نہیں - ہمکو چاہئے کہ کابل کے ہی بگاڑ سنوار کے بند و بست و خیال ہی نہ رہیں بلکہ وسط ایشیا میں ترقی لداخ کی طرف سے بھی کریں کہ یہہ راستہ خاصہ ہو اور درمیان میں وہ اسور بھی مارج نہیں جنسے تفکر پیدا ہو - مگر نہیں نہیں ہم بھولے گورنمنٹ اس طرف سے ہرگز غافل نہیں اور پچھلے دنوں جو سفارت کہ یارقند کو گئی تھی آخر اُسنے بھی تو چین سے کچھ نہ کچھ فیصلہ کیا ہی ہوگا اگر چین ہماری ترقی کو دیکھکر منہہ تھتھائے تو اُسکو آئینہ کی طرح دیکھا دینا چاہئے کہ یعقوب بیگ کی سلطنت تم نے کس قاعدہ سے داب لی اور مالک بن بیٹھے اور ہمکو امید نہیں ہو کہ ہماری ترقی سے وہ گھنسا دے + کابل سے تو ہمکو ہمیشہ ضرر ہے دیکر ہماری جیب سے اُچکا ہو اگر ہم اسکا تخمینہ کریں تو بہت کچھ ہوسکتا ہو اور جس سے ہمکو کچھ بھی فایدہ نہیں ہوا اگر ہم اس قدر عرصہ سے لداخ کی طرف ترقی کا ارادہ کرتے تو کیا کچھ نہ لے لیتے اگرچہ اس طرف عملداری مہاراجہ صاحب بہادر جموں کی ہو لیکن وہ اور ہم ایک ہیں گھی کہاں گیا کھچڑی میں اور جو کچھ مدد ہمکو ریاست جموں سے ملی ہو اور ملتی ہو وہ اس قابل ہو کہ جس قدر مہاراجہ صاحب کی عزت کریں کم ہے +

از انجمن پنجاب

رونق افروزی حضور وایسرائے بہادر بمقام جبلپور

۱۶ تاریخ نومبر کو قریب پانچ بجے شام کے حضور وایسرائے ہند رونق افروز جبلپور ہوئے ہز ہائنس مہاراجہ نے اسٹیشن پر استقبال [illegible]

رزیڈنٹ برگیڈیر جنرل کارنگی کمانیر نصیر آباد و مسٹر جیکب اگزیگیو انجنیر راج اور ڈاکٹر ہینڈلی رزیڈنسی سرجن ہمراہ تھے گاڑیوں میں سوار ہو کر شہر کو تشریف لے گئے وہاں سے رزیڈنسی میں نزول کش ہوئے جہاں اب رونق افروز ہیں گارڈ آف آنر دیولی کی رگلر فوج کا حاضر تھا راستہ پر اسی فوج کے سپاہی اور سوار دو رویہ کھڑے تھے اور راج کے سپاہی و سوار اور مختلف ریاستوں کے ٹھاکر تھے شہر قابل تصویر سجا تھا لوگ گاڑیوں کا جلوس دیکھنے کو جو دو دو برابر تھیں پیچ ہوئے خوب نشان اور پھریرے [illegible] محرابدار دروازوں پر منقوش تھے عمدہ تعمیرات راج کیوجہ سے لطف دوبالا ہو رہا تھا شہر کی سڑکوں پر راج کی دورویہ فوج موجود تھی کل سوناگا جلوس کے آگے آگے کرتب پٹا بازی کرتے جاتے تھے ہاتھی ہاتھی ریاست کے سونے چاندی کے ساز سامان سے سجے ہوئے جلوس کے پیچھے تھے یہہ جلوس سنگاتیر دروازے سے اندر آیا اور اجمیری دروازہ کی طرف نکلا لوگوں نے ویسرائے کی گاڑی دیکھکر بڑی گرمجوشی ظاہر کی گاڑیوں کا یہہ انتظام تھا اول گاڑی میں حضور ویسرائے۔ مہاراجہ کرنیل سرمین رزیڈنٹ اور کپتان بیور ہیڈ یکانگ دوسری گاڑی میں کرنیل والٹر ایجنٹ گورنر جنرل آنریبل چارلس گرانٹ کپتان ٹالبیٹ۔ تیسری گاڑی میں کرنیل جیرنا۔ برگیڈیر جنرل کارنگی اور میجر جیکب۔ چوتھی گاڑی میں۔ مسٹر ہیروز پرائیوٹ سکرٹری۔ مسٹر ایچ ایم ڈیورنیڈ کپتان ڈیورنیڈ اینڈیکانگ۔ پانچویں گاڑی میں۔ لارڈ ولیم براسفرڈ فوجی سکرٹری منجر سٹ۔ کپتان فریزر چھٹی گاڑی میں مسٹر فادرگر ڈاکٹر اینڈرسن۔ اور ڈاکٹر ہینڈلی صاحبوں کے گاڑی میں مسٹر یون شا۔ کپتان ڈیل ایڈیکانگ تھے تین شاہی سلک سلامی سر ہوئیں اول جب حضور ویسرائے اسٹیشن پر داخل ہوئے۔ دوسری جب شہر کے دروازے پر ورود ہوا اور تیسری سلامی رزیڈنسی میں پہنچکر ہوئی۔ لیڈی ربن صاحبہ بذریعہ اسپشل ٹرین کے کل آگرہ سے تشریف فرما ہونگی +

۱۷ نومبر کو آج صبح حضور ویسرائے تھوڑی دور کاسے ز ہرن کے شکار کو تشریف لے گئے تھے گو بہہ شکار بالو تھا صرف ایک ہرن گولی سے مارا گیا ساڑھے گیارہ بجے ہز ہائنس مہاراجہ نے حضور ویسرائے سے ملاقات کی ۲۱ توپ کی سلامی سر ہوئی گارڈ آف آنر دیولی کی اور رگلر فوج کا موجود تھا چند لحہ باتیں رہیں حضور ویسرائے نے استقبال کی سرگرمی اور عام شہر کی حالت اور عمدگی ملاحظہ کر کے خوشنودی ظاہر فرمائی خاص سردار حضور ویسرائے کے حضور میں پیش ہوئے عطر و پان تقسیم ہونے کے بعد ہز ہائنس رخصت ہوئے دوسری سلامی سر ہوئی آج سہ پہر کو حضور ویسرائے بازدید کی ملاقات عمدہ دیوان عام محل میں فرمائنگے ہز ہائنس حضور ممدوح کے شام کو محل میں دعوت کرینگے اور شہر میں روشنی ہوگی لیڈی ربن صاحبہ بذریعہ اسپشل ٹرین آگرہ سے داخل ہوئیں لارڈ اور لیڈی لارنس غالباً اجمیر میں ملینگے +

مراسلات

خط

مندرجہ ذیل بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے +

جناب پادری صاحب سلامت

کتاب آئینہ قرآن مولفہ و مطبوعہ جناب دیکھائی الواقع اچھی ترتیب ہے الا بعض بعض جگہہ ایسے مضامین جمع کئے ہیں کہ جو مخالف عقیدہ اہل اسلام ہیں صفحہ ۱۰۶ سطر ۱۵ میں عبارت ذیل لکھی ہے +

محمد لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔ سیپارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۵ وغیرہ وغیرہ۔ وہ آیات جو قرآن شریف میں لکھی گئیں تو معلوم ہوا کہ اول تو لکھنے کا بالکل اُن آیات میں کچھہ ذکر نہیں ہے بلکہ برخلاف اُس مضمون کے سیپارہ ۲۱ سورہ عنکبوت رکوع پنجم میں حسب ذیل لکھا ہے +

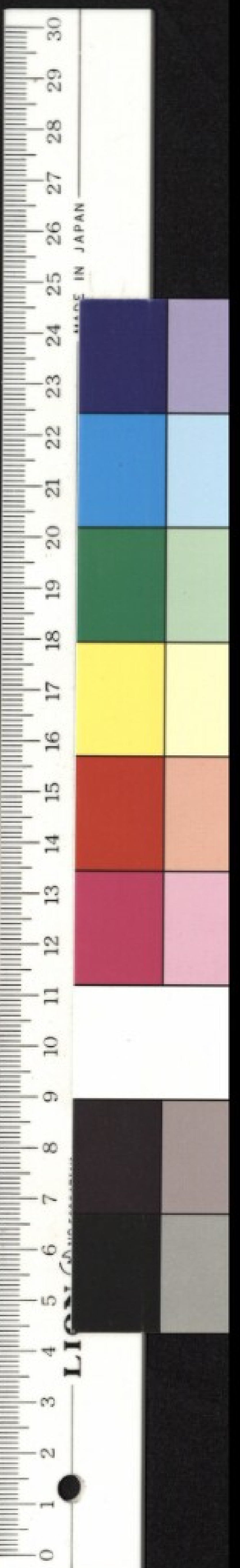
وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ۔ ترجمہ

اور تو پڑھتا نہ تھا اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ لکھتا تھا اپنے دہنے ہاتھہ سے تو البتہ شبہ کھاتے یہہ جھوٹے یعنی اس آیت سے صریح انکا لکھنا پڑھنا ثابت نہیں ہوتا اور جن آیات کو جناب نے لکھا ہے اُنمیں مراد اس پڑھنے سے ہے کہ جیسا عبارت قرآن کو بجائے لفظ گفتن کے کہ اُسکے معنے کہنے کے ہیں پڑھنا بولا جاوے۔ اسلیئے التماس ہے کہ آپ اس مضمون کو پھر ملاحظہ فرما کر بذریعہ اپنے اخبار کے اطلاع بخشیں +

الراقم

بہرام خان سار جنٹ ڈول پولیس لودیانہ

نور افشاں۔ خط مندرجہ بالا کی مراد ایک سوال کے اندر داخل ہے یعنی کہ کیا محمد صاحب لکھنے پڑھنے سے واقف تھے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب ہفتہ ہذا میں باعث عدم گنجائش درج نہیں ہو سکا انشاء اللہ ہفتہ آیندہ میں درج کیا جائیگا ــــ ایڈیٹر



حق کا تلاشی حق کو پاتا ہے

شکریہ بارگاہ باری تعالی میں ہر فرد بشر کو واجب ہے کہ اُسنے ادراک پتلہ خاک کو عنایت کیا تاکہ بہبودی اور ابتری کو عقل کے ترازو سے امتیاز کر سکے۔ تو جائے افسوس ہے کہ یہہ صدف گوہر موجود ہو اور نابینا کی مانند ٹٹولتے پھریں۔ اے بھائیو میں ملتمس ہوں کہ ذرا اپنی آنکھ کو کھولیں اور بیدار ہوویں کہ دنیا میں سفر درپیش ہے اور ابھی تک بستر خواب میں سوئے پڑے ہیں اس حالت میں منزل مقصود کو پہونچنا محال ہے راستہ پر خطر ہے۔ اسمیں ہر طرح کا ڈر ہے درازی راستہ کی ہے اور دشمن چاروں طرف سے حملہ آور ہیں۔ ہم سب کے سب ناتوان ہیں کوئی توانا نہیں جسپر تکیہ ہو جو ہمارے ہادی اور رہنما ہیں خود راستہ سے ناواقف اور چلنے سے لاچار ہیں اُنپر اُمید کرنی بھلا کونسی عقل کی بات ہے اور جو کہ آزمودہ کار اور راستہ کا واقف ہے اُسکی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں۔ جائے غور ہے کس طرح راستہ کی درازی کو طے کرینگے اور کیونکر نازاں ہو سکتے ہیں حالانکہ زخم سے بھی لاچار ہیں سب پلے کا کھیل ہے۔ اے صاحبو برائے خدا غفلت سے بیدار ہو اور اپنی عزیز جان کا اندیشہ کرو کہ اُسکے لئے وہ مکان طیار ہو رہا ہے جسکی نیو اس جھیل میں جو کہ گندک سے ہمیشہ جل رہی ہے رکھی گئی۔ وقت ہے غور کرو بعد ازاں ہاتھ ملتے رہجاؤگے مثل مشہور ہے گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں۔ وقت کو غنیمت جانکر توبہ کرو اور اُسکے کاموں پر ایمان لاؤ۔ حجت کو جگہ نہیں ہے خاص کر کے اُسپر کہ انسان کے لئے جسکی بنیاد شروع سے ہے نجات کا راستہ نکالا اور اپنے متبرک اور بیگناہ بیٹے کو میرے اور تمہارے لئے موت کے مذبح پر قربان کیا تاکہ نجات کا کام مکمل ہو پہر بھی تیرا اور میرا دشوار راستہ میں حامی اور مددگار ہے مٹی کی مورتوں اور قبروں کی پوجا سے ہماری جان کی رہائی نہیں سچ جانو اب بھی وقت ہے جسکو عقل پرکھنے کی ہے پرکھے البتہ جسکو خدا نے آنکھیں دی ہیں سیدھے راستہ پر کب چلتے ہیں آخر معلوم کرکے راہ راست پر آ جاتے ہیں چنانچہ ۱۳ تاریخ ماہ حال بروز اتوار کو مسمی تہجرام طالب علم مشن سکول ملتان نے خدا اور اُسکے بیٹے کا اقرار کیا اور بپتسمہ پایا یہہ سب ہی ماسٹر صاحب ماسٹر محکم چند دت بابیل ہیڈ ماسٹر مشن سکول ملتان کی ہے خدا اُنکو اس کوشش اور جانفشانی کا اجر دیوے آمین +

راقم

خاکسار حیات محمد مشن سکول شجاع آباد

لودیانہ

صحت کی حالت عموماً اچھی ہے۔ بارش کی تمام ضلع میں ضرورت ہے +

پختہ خبر ہے کہ نالی کلاں کے اوپر چنگی لگائے جانے کا حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے دیدیا ہے +

مشہور ہے کہ موضع بھٹیاں میں جہاں پولیس رہزنی کی تحقیقات کر رہی تھی رات کے وقت ایک زمیندار کے گھر میں چوروں نے نقب لگایا اور کسیقدر مال و اسباب چرا کر لے گئے +

بابو بوٹا مل صاحب منصف لودیانہ لاہور کو تبدیل ہو گئے بجائے اُنکے جناب سردار بلونت سنگھ صاحب منصف آئے ہیں۔ یہہ صاحب پہلے یہاں نایب تحصیلدار بھی رہ چکے ہیں اور شہر کے حالات سے واقفیت رکھتے ہیں اُمید ہے کہ اب [illegible] مارے مارے نہیں پھرینگے +

محرم بخیریت گذر گیا کوئی واردات مذہبی وقوع میں نہیں آئی صاحب انسپکٹر مدارس جلو انبالہ ضلع لودیانہ کے مدارس کا معاینہ فرما رہے ہیں +

فصل پنجاب

دہلی میں بارش نہیں ہوئی۔ تپ قدرے کم ہو گیا ہے۔ فصل عمدہ ہے نرخ بدستور۔ حصار میں ابھی تک فصل ربیع کی تخم ریزی جاری ہے۔ بارش کی ضرورت ہے۔ انبالہ میں فصل خریف جمع ہو چکی ہے اور فصل ربیع کی بابت بھی اُمید ہے کہ عمدہ ہوگی۔ جالندھر میں بارش بالکل نہیں ہوئی۔ تخم ریزی برابر جاری ہے۔ امرتسر میں تپ کمی پر ہے۔ نرخ میں قدرے تبدیلی ہوئی۔ سیالکوٹ میں فصل عمدہ ہے۔ اور کسی قسم کی بیماری کی شکایت نہیں ہے۔ لاہور فصل عمدہ ہے۔ صحت روبترقی ہے۔ فصل ربیع کی حالت اچھی ہے۔ نرخ میں قدرے تفاوت ہے۔ ملتان میں بارش بالکل نہیں ہوئی۔ صحت عمدہ نرخ میں ارزانی ہے۔

من تصنیف مسٹر جیمیس عمر تخلص گل از مقام رُڑکی

بھجن سارنگ کی لے میں

موری رکھ لے لاج پربھو پیارے

میں تو کب سے پڑا ہوں تمہرے دوارے

پاپی دُکھی ات اپرادھی   آیا ہوں تمہرے سہارے

چھیم کرو کرپا درشٹ نہارو جیسے ہو جگ کو نہارے

موری رکھ لے لاج پربھو پیارے

بھوجی اس سال لوک کے نہیں ہو سرجن ہارے

داتا ہو تم دین دیالا کل جگ پالن وارے

موری رکھ لے لاج پربھو پیارے

باپ بوجھ بھو سر پر بھاری جیوت ہوں سن ہارے
تم بن اب سوجھت نہیں دوجا جو میرو بھار اوتارے
موری رکھ لے لاج پر بھو پیارے
گیان نروپ گن مو میں نہیں کچھ کھیت ہوں نشکل بکارے
داس تمہارے ہوں جن کا ہے بسوج لاج دولہارے
موری رکھ لے لاج پر بھو پیارے
گذر گئی پر تھوڑی رہی ہے جیون سے تہرے سہارے
اسکو بھی انند گش سے شامی گذار دو ہمارے
موری رکھ لے لاج پر بھو پیارے
جہان تہری ہے مکت دایک کا مکھ کوئی پرچارے
بران بنھے تم آپ کر دس پربکت کے کاج سنوارے
موری رکھ لے لاج پر بھو پیارے
بنتی گگل کی گرہن کیجی باپ جہان کر سارے
گیان بدھ وہ دیجے جاسون گن نت گائی تمہارے
موری رکھ لے لاج پر بھو پیارے

بکاؤ گاڑی

ایک فٹن مع ایک اسپ و دیگر ساز و سامان کے بکاؤ موجود ہے جس کسی کو خریدنا ہووے وہ ہم سے خط و کتابت کرکے خرید لیوے قیمت فٹن گاڑی بلا اسپ مع ساز اسپ ساڈھے (؟) عہ صرف قیمت اسپ صہ +

المشتہر
پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

خرید لو - خرید لو - خرید لو -

آئینہ قرآن

آئینہ قرآن چھپکر تیار ہو گیا ہے اور بلکہ جن جن صاحبان نے

قیمت پیشگی ادا کر دی تھی ۵ ۱۸ اکتوبر کو انکی خدمت میں ارسال بھی کیا اب اطلاع دیجاتی ہے کہ جن جن صاحبان نے درخواستیں روانہ کی نصف قیمت بھیجکر کتاب مذکور طلب فرماویں یہہ کتاب بلا محصول قیمت نہیں بھیجی جاتی ہے +

اشتہار

ناظرین اخبار نورافشاں کو واضح ہو کہ ہم کتاب مسمی بہ عدم ضرورت قرآن کو جو کہ پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب نے تصنیف کی تھی شایع کرنے کی تجویز کرتے ہیں - کتاب مذکور کے ایکسو پچاس صفحہ ہوں گے اور قیمت مع محصول فی جلد ۵ رہو گی بلا محصول ۴ اسلیئے جو صاحبان کتاب مذکور خریدنا چاہتے ہیں درخواست ارسال فرماویں +

المشتہر
پادری ای - ایم - ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اشتہار

مشتریان نورافشاں

جب سے ہم نے اخبار نورافشاں جاری کیا ہے بعض بعض صاحبان نے اخبار تو خرید الگر قیمت تاحال ادا نہیں کی - اور بعضوں نے چار چار سال کا حساب دبا رکھا - تقاضے کے وقت خاموشی اختیار کرتے ہیں اور اخبار کو مال مفت سمجھ کر رکھے جاتے ہیں اور بعضوں نے دو دو سال کا حساب بیباق نہیں کیا جب طلب کرتے ہیں تو جواب ندارد - عدالت چڑھتے اور دوسرے کو چڑھاتے ہوئے ہمکو شرم آتی ہے بلکہ اپنے نامزد صاحبان کا ہم نے آجتک مثل اپنے دیگر ہمعصران نام تک بھی ظاہر نہیں کیا - اس سردردی اور نقصان سے چھٹکارا پانے کے لیئے اب ہم تجویز مندرجہ ذیل پر عمل کرینگے - اگرچہ ہمارا خیال ہے کہ شاید کسیقدر خریدار کم ہو جاوینگے مگر نقد نہ تیراں اودھار کا معاملہ تو نہو جائیگا مشتریان ذرا دستور العمل مندرجہ ذیل پر ملاحظہ فرماویں +

۱ - تمام صاحبان جنکے ذمہ بقایا حساب ہے آخیر دسمبر ۱۸۸۰ء سے پیشتر مرحمت فرماویں - ورنہ لاچاری ہم لینگے تمکو دینا پڑیگا +

۲ - جو صاحب ۱۸۸۱ء کے واسطے اخبار نورافشاں خریدنا چاہیں آخیر دسمبر ۱۸۸۰ء تک پیشگی قیمت روانہ فرماویں ورنہ جن جن صاحبان کا حساب آخیر دسمبر ۱۸۸۰ء تک صاف ہو جاوے گا انکی لسٹ میں بلا ادائگی قیمت اخبار روانہ نہ ہوگا +

۳ - جنکے نام یکم جنوری ۱۸۸۱ء سے اخبار نہو نے چاہیے یہہ تصور فرماویں کہ ہمارا حساب بند ہوا +

المشتہر
پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس ۱۸ اکتوبر

دستور العمل نورافشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہے قیمت یہہ ہے سالانہ بلا محصول عہ مع محصول سے ۲ پرچہ کے واسطے مع محصول للعہ - ۳ پرچہ کیواسطے مع محصول چہ - ۴ پرچہ کیواسطے مع محصول چہ - ۵ پرچہ کیواسطے مع محصول ہیلے ۶ پرچہ کیواسطے مع محصول لعہ - ۱۲ پرچہ کیواسطے مع محصول لعہ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو کہ ڈاکخانہ میں ملتا ہے بھیجنی چاہیے +